14017- صوفیاء کے ہاں ضعیف اور موضوع احادیث

سوال

یہ حدیث جو صوفیاء کے ہاں معروف ہے (میں نہ تو اپنے آسمان میں سما سکا اور نہ ہی اپنی زمین میں لیکن اپنے مومن بندے کے دل میں سما گیا) کیا یہ حدیث صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی سے اس حدیث (میں نہ تو اپنے آسمان میں سما سکا اور نہ ہی اپنی زمین میں لیکن اپنے مومن بندے کے دل میں سما گیا) کے متعلق سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

الحمد للہ :

یہ اسرائیلی روایات میں سے ہے. جس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معروف سند نہیں ملتی ، اور اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے دل میں میری محبت اور معرفت رکھ دی گئی ہے ۔

اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ :

(رب کا گھر دل ہے) یہ بھی پہلی والی جنس سے ہے اور اسرائیلی روایت ہے ، دل تو اللہ تعالی پر ایمان اور اس کی معرفت اور محبت کی جگہ ہے ۔

اور یہ بھی راویت کرتے ہیں :

(میں ایک غیر معروف خزانہ تھا میں نے چاہا کہ معروف ہو جاؤں تو میں نے مخلوق پیدا کی تو میں نے انہیں اپنی وجہ سے اور مجھے انہوں نے میری وجہ سے جانا) ۔

یہ کلام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی صحیح اور ضعیف سند ہی میرے علم میں ہے ۔

اور یہ بھی روایت کی جاتی ہے کہ :

(اللہ تعالی نے عقل پیدا فرمائی تو اسے کہا ادھر آؤ تو وہ آگئی ، پھر اسے کہا واپس جاؤ تو وہ واپس چلی گئی ، تو اللہ تعالی نے فرمایا : مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ شان والی کوئی مخلوق پیدا ہی نہیں فرمائی ، میں تیری وجہ سے پکڑ کروں گا اور تیری وجہ سے عطا کروں گا) ۔

یہ حدیث محدثین کے ہاں بالاتفاق موضوع اور باطل ہے ۔

اور جو یہ حدیث روایت کی جاتی ہے :

(دنیا سے محبت ہر گناہ کی جڑ ہے) ۔

یہ قول جندب بن عبداللہ البجلی کا قول معروف ہے ، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کوئی سند معروف نہیں ۔

اور یہ بھی روایت کرتے ہیں :

(دنیا مومن کا قدم (چلنے میں دو قدموں کا درمیانی فاصلہ) ہے) ۔

یہ کلام نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی سلف صالحین وغیرہ میں سے کسی سے معروف ہے ۔

اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ :

(جس کسی کے لیے کسی چیز میں برکت کردی جائے تو وہ اس کا التزام کرے) (اور جس نے کسی چیز کو اپنے لیے لازم کیا وہ اسے لازم ہوجائے گی) ۔

پہلی کلام تو بعض سلف سے ماثور ہے ، اور دوسری باطل اس لیے کہ جس نے بھی اپنے لیے کسی چیز کو لازم کیا تو وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق کبھی لازم ہوگی اور کبھی لازم نہیں ہوسکتی ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کرتے ہیں :

(فقراء کے ساتھ مل کر قوت حاصل کرو کیونکہ کل انہیں غلبہ حاصل ہوگا اور اس کے علاوہ اور کونسا غلبہ ہے)

(فقیری میرا فخر ہے جس سے میں فخر کرتا ہوں) ۔

یہ دونوں کذب ہیں مسلمانوں کی معروف کتب میں سے کسی میں بھی نہیں پائی جاتیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے :

(میں علم کا شہر اور علی اس کا دروازہ ہیں) ۔

محدثین کے ہاں یہ حدیث ضعیف بلکہ موضوع درجے کی ہے ، لیکن اسے ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے اس کا وقوع تو ہے لیکن ہے کذب بیانی ۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم :

(قیامت کے روز فقراء کو بٹھا کر اللہ تعالی فرمائے گا : مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں نے دنیا کو تم سے اس لیے دور نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک حقیر تھے ، لیکن میں نے یہ کام آج کے دن تمہاری قدر ومنزلت بڑھانے کے لیے کیا ، میدان محشر میں جاؤ جہاں لوگ کھڑے ہیں ان میں سے جس نے بھی تمہیں کوئی روٹی کا ٹکڑا دے کر یا پھر پانی پلا کر یا پھر خرقہ پہنا کر احسان کیا اسے جنت میں لے جاؤ) ۔

شیخ صاحب کا کہنا ہے کہ یہ کذب ہے اہل علم اور محدثین میں سے کسی نے بھی اسے روایت نہیں کیا بلکہ یہ باطل اور کتاب وسنت اور اجماع کے خلاف ہے ۔

اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ :

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ھجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو بنو نجار کی بچیاں دفیں لے کر نکلیں اور وہ یہ اشعار پڑھ رہی تھیں :

ہم پر ثنیۃ الوداع سے چودویں کا چاند طلوع ہوا ، شعروں کے آخر تک ، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا : اپنی دفوں کو حرکت دو اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے ۔

خوشی و سرور کے وقت عورتوں کا باتیں اور دف بجانا صحیح ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہ کام کیا جاتا تھا ، لیکن یہ قول کہ (دفوں کو حرکت دو اور انہیں ہلاؤ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت نہیں ملتا ۔

اور یہ روایت بھی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے اللہ تو نے مجھے میری سب سے محبوب جگہ سے نکالا ہے تو مجھے اپنی سب سے محبوب جگہ میں رہائش عطا فرما) ۔

یہ حدیث بھی باطل ہے ترمذی وغیرہ نے روایت کی ہے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مکہ کو یہ کہا تھا :

یقینا تو میرے نزدیک احب البلاد یعنی شہروں میں سب سے محبوب ہے ، اور یہ بھی فرمایا : کہ تو اللہ تعالی کے ہاں بھی احب البلاد ہے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ :

(جس نے میری اور میرے باپ ابراھیم علیہ السلام کی ایک ہی سال میں زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا) ، یہ کذب اور موضوع ہے اہل علم میں سے کسی نے بھی اسے روایت نہیں کیا ۔

علی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں :

ایک اعرابی نے نماز پڑھی اور ٹھونگے مارے یعنی اس میں جلدی کی تو علی رضی اللہ تعالی عنہ اسے کہنے لگے نماز میں جلدی نہ کر ، تو وہ اعرابی کہنے لگا : اے علی اگر یہ ٹھونگے تیرا باپ بھی مار لیتا تو وہ آگ میں داخل نہ ہوتا ۔

یہ بھی کذب اور جھوٹ ہے ۔

اور جو یہ بیان کرتے ہیں کہ :

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے باپ کو قتل کیا تھا ۔ یہ بھی کذب و جھوٹ ہے اس لیے کہ ان کے والد تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہی فوت ہو چکا تھا ۔

اور یہ بھی روایت بیان کی جاتی ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جب آدم علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے تو میں نبی تھا اور میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام نہ تو پانی اور نہ ہی مٹی تھے) تو یہ الفاظ بھی باطل ہیں ۔

یہ روایت بھی بیان کی جاتی ہے :

غیر شادی شدہ کا بستر آگ ہے ، آدمی عورت کے بغیر اور عورت مرد کے بغیر مسکین ہے ۔

اس کلام کا ثبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملتا ۔

اور یہ بھی ثابت نہیں کہ جب ابراھیم علیہ السلام نے بیت اللہ بنایا تو اس کے ہر کونے میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھی تو اللہ تعالی نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ "اے ابراھیم یہ کیا، بھوک مٹائی جارہی ہے یا کہ پردہ پوشی ہے ۔

تو یہ بھی ظاہری کذب و جھوٹ ہے اس کا مسلمانوں کی کتب میں وجود تک نہیں ملتا ۔

اور ایک یہ روایت بھی بیان کرتے ہیں :

فتنے کو کراھت سے نہ دیکھا کرو کیونکہ اس میں منافقوں کی جڑ کاٹی جاتی ہے " نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت اور معروف نہیں ۔

اور یہ روایت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں :

(میں نے اپنی امت کے گناہ دیکھے تو سب سے بڑا گناہ یہ تھا کہ کسی نے آیت سیکھی اور اسے بھلا دیا یہ سب سے بڑا گناہ تھا) اگر تو یہ حدیث صحیح ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ جس نے آیت سیکھی پھر اس کی تلاوت کرنا بھول گیا ۔

اور ایک حدیث کے لفظ ہیں : "میری امت کے گناہوں میں ہے کہ ایک شخص کو اللہ تعالی نے قرآن مجید کی آیات دیں تو وہ اس سے سو گیا حتی کہ وہ اسے بھول گئیں" تو نسیان اعراض کے معنی میں ہے کہ اس نے قرآن مجید سے اعراض کرلیا اس پر ایمان نہ لایا اور عمل بھی نہ کیا، لیکن اسے پڑھنے میں سستی کرنا ایک گناہ ہے ۔

اور یہ بھی روایت بیان کرتے ہیں :

"قرآن مجید میں ایک ایسی آیت ہے جو محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بہتر ہے، قرآن مجید اللہ تعالی کا نازل کردہ کلام ہے مخلوق نہیں کس دوسرے سے تشبیہ نہی دی جائے گی"
مذکورہ الفاظ ثابت اور ماثور نہیں ہیں ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے :

(جس نے علم نافع حاصل کیا اور اسے مسلمانوں سے چھپایا تو اللہ تعالی قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائے گا) ۔

سنن میں اس معنی کی حدیث معروف ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جس سے کسی علم کا سوال کیا گیا اور وہ اس کا علم رکھتے ہوئے بھی چھپائے تو قیامت کے دن اللہ تعالی اسے آگ کی لگا ڈالے گا) ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے :

(جب تم میرے صحابہ میں پیدا ہوئے اختلاف تک پہنچو تو وہیں رک جاؤ اور کچھ نہ کہو، اور جب قضاء وقدر کے مسئلہ میں آؤ تو پھر بھی خاموشی اختیار کرلو) ۔

یہ منقطع اسناد کے ساتھ معروف ہے ۔

یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی (رضی اللہ تعالی عنہ) سے فرمایا اور وہ دو دو انگور کھا رہے تھے ۔ تو اس روایت میں دو دو کا کلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام نہیں بلکہ یہ باطل ہے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے :

(جس نے کسی عورت سے زنا کیا اور اس سے بیٹی پیدا ہوئی تو زانی اپنی زنا کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے) یہ قول بعض غیر شافعیوں کا ہے ، اور بعض نے اسے شافعی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے ، کچھ شافعی اس کا انکار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ : اس کی حلت کی تصریح نہیں کی لیکن رضاعت میں اس کی صراحت کی ہے مثلا :

جب بچی نے زنا کے حمل والی عورت کا دودھ پیا ، اور عام علماء یعنی احمد اور ابوحنیفہ وغیرہ رحمہم اللہ اس کی حرمت پر متفق ہیں ، اور امام مالک رحمہ اللہ کا بھی یہی صحیح قول ہے ۔

اور یہ روایت بھی پیش کی جاتی ہے :

سب سے حق اور اچھی اجرت کتاب اللہ پر اجرت لینا ہے ۔

جی ہاں یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ سب سے اچھی اجرت کتاب اللہ کی ہے ، لیکن یہ حدیث رقیہ میں یعنی دم کرنے والی حدیث میں ہے اور یہ معاوضہ اس قوم کے مریض کی عافیت اور صحیح ہونے پر تھا نہ کہ تلاوت کرنے پر ۔

اور جو یہ روایت بیان کی جاتی ہے :

(جس کسی نے ذمی پر ظلم کیا اس کی طرف سے اللہ تعالی جھگڑا کرے یا میں قیامت کے دن اس کا مقدمہ لڑوں گا)

یہ روایت ضعیف ہے ، لیکن یہ معروف ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس کسی نے کسی معاہد کو ناحق قتل کیا وہ جنت کی راحت حاصل نہیں کر سکے گا ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے :

(جس کسی نے مسجد میں چراغ جلایا تو جب تک مسجد میں اس کی روشنی رہے گی فرشتے اور عرش اٹھانے والے اس کی بخشش کی دعا کرتے رہیں گے) میرے علم میں اس کی کوئی سند نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے ۔ .